"بالغوں کی تعلیم"

مؤلفہ

مولوی محمد حسن بی-ایس-سی-بی-ٹی

افسر تعلیم بالغان ریاست جموں وکشمیر

(۳۰۰۰) دی رنبیر گورنمنٹ پریس جموں ۸ ۱/۹ ۲۱

پیش لفظ

ریاست میں تعلیم بالغان روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ہر ایک مدرسہ اس کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اور بالغوں کو پڑھانے کا کام استادوں کے فرائض میں داخل ہو چکا ہے۔ چونکہ تمام مدرسین ٹرینڈ نہیں۔ اور جو ٹرینڈ ہیں۔ ان کو بھی بالغوں کی تعلیم کا زیادہ تجربہ نہیں۔ اس لئے جناب ڈائریکٹر صاحب محکمہ تعلیم کے حکم کے مطابق ذیل کی ہدایات ان استادوں کے استفادہ کے لئے مرتب کی گئی ہیں۔ جو ہر سال "ٹیچرز ٹریننگ اسکول" یا "ریفریشر کورس" میں داخل ہوتے ہیں۔ یا اسکولوں میں تعلیم بالغان کا کام انجام دے رہے ہیں۔ تاکہ دیگر تعلیمی مسائل اور طریقوں کے ساتھ ساتھ انہیں تعلیم بالغان کے اصولوں اور طریقوں کے متعلق ضروری واقفیت حاصل ہو جائے۔

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ جس میں صرف بعض ضروری باتوں کے متعلق مفید اشارات دئے گئے ہیں۔ مزید تفصیلات مدرس خود اپنے تجربے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی کام کو عمدگی کے ساتھ انجام دینے کے لئے خود اپنے تجربے سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔

اس رسالے کی تیاری میں مَیں نے جناب خواجہ غلام السیدین صاحب ڈائریکٹر محکمہ تعلیمات کے مفید مشورے اور اصلاح سے کافی فائدہ اٹھایا ہے۔ جس کے لئے مَیں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

محمد حسن

بالغوں کی تعلیم

تجربے سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جب تک بالغوں کی بینائی یا دماغی حالت میں کوئی خاص نقص نہ ہو۔ وُہ آسانی سے لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے ہیں۔ ایک ماہر تعلیم کا قول ہے۔ کہ کسی مرد یا عورت کو جس کی عمر پچاس سال سے کم ہو۔ لکھنے پڑھنے سے روکنا نہیں چاہیئے۔ تجربے سے ثابت ہُوا ہے۔ کہ چالیس سال کی عمر کا آدمی دس برس کے لڑکے کی نسبت جلد لکھنا پڑھنا سیکھ سکتا ہے۔ یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ کہ عمر رسیدہ لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے۔ البتہ یہ صحیح ہے۔ کہ عمر کے فرق کی وجہ سے بچوں اور بالغوں کی طبیعت۔ عادت اور طریق عمل میں بہت کچھ اختلاف ہوتا ہے۔ اِس لئے بالغوں کی تعلیم کا طریقہ بھی بچوں کی تعلیم سے مختلف ہونا چاہیئے۔ سطور ذیل میں ان امور کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو خاص طور پر بالغوں کی تعلیم سے متعلق ہیں۔

۱۔ بالغوں کے نفسیات

بالغوں کے طبعی رجحانات بچوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے معلموں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ بالغوں کے نفسیات کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) بچوں کی نسبت بالغوں کا تجربہ وسیع اور ان کی عام واقفیت زیادہ ہوتی ہے۔

(۲) بالغوں کا ذخیرہ الفاظ زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے لئے اکثر الفاظ کو کتاب یا کاغذ پر محض شناخت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وُہ عبارت کا مطلب آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

(۳) بالغوں کے تمام کام بامقصد ہوتے ہیں۔ اگر انہیں کام کا مقصد معلوم نہ ہو۔ یا وُہ اس مقصد کی قدر نہ کرتے ہوں۔ تو اُن کے لئے اُس کام میں دلچسپی لینا مشکل ہے۔

(۴) بچوں کی طرح بالغ بھی دوسروں سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے اور اسکی طبیعت پر اس کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ کسی قسم کا مادی انعام دینے سے وہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو ایک بالغ کی تعریف کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اِس لیئے دورانِ تعلیم میں تعریفی الفاظ سے اس کا شوق بڑھانا چاہیئے۔

(۵) بالغ کو اپنے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ اور اس کی عادتیں پختہ ہوتی ہیں۔ اس لیئے وہ اپنی توجہ زیادہ عرصے تک ایک کام پر لگا سکتا ہے۔ اور بچوں کی طرح بہت جلد نہیں اُکتاتا۔

(۶) بالغ بچوں کی سی باتوں میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اُن کے سے کام کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ بچوں کی طرح انہیں نقل کرنے کا شوق بھی نہیں ہوتا۔

(۷) انہیں اپنی عزت اور بے عزتی کا بہت احساس ہوتا ہے۔ اس لیئے ان سے کام لینے میں یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ ان کی خودداری کو کسی طرح ٹھیس نہ لگے۔

(۸) ان کی قوتِ استدلال زیادہ ہوتی ہے۔ کسی بات کے حق میں یا اس کے خلاف دلیلیں پیش کر سکتے ہیں۔ اور اکثر باتوں کے مُفید یا غیر مُفید ہونیکے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۹) اُن کی آواز پیدا کرنے والی نسیں پختہ اور مضبوط ہوتی ہیں۔ اس لیئے ان کا لب و لہجہ آسانی سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔

(۱۰) جب ایک اَن پڑھ بالغ پڑھنے کے لیئے آتا ہے۔ تو وہ اکثر یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں شاید پڑھنا نہیں سیکھ سکتا۔ اور اس خیال سے ڈرتا اور گھبراتا ہے۔ نرمی۔ شفقت اور ہمدردی سے اس کا یہ خوف دُور کرنا چاہیئے۔ اور اُسے یقین دلانا چاہیئے۔ کہ وہ نہائیت جلد اور آسانی سے پڑھنا سیکھ جائیگا۔

۲- بالغوں کو پڑھانے کے طریقے

(۱) اَن پڑھ لوگوں سے بات چیت کرتے وقت لب و لہجہ ایسا اختیار کرو۔ گویا وہ درست اور ہم مرتبہ ہیں۔ آہستہ آہستہ مگر واضح طور پر بولو۔ آواز اتنی بلند ہو۔ کہ آسانی سے سُنائی دے سکے۔ کرخت اور بے ضرورت اُونچی آواز کانوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔

(۲) نرمی - ملائمت اور خوش خلقی سے ان کی اجنبیت اور جھجک دور کرو۔ اور انہیں شیریں زبانی کے ساتھ پڑھائی کی طرف رغبت دلاؤ۔ اور اس کے فایدے ذہن نشین کرو۔

(۳) نشست و برخاست میں انہیں آزادی ہونی چاہیئے۔ وہ جہاں چاہیں۔ اور جس طرح چاہیں بیٹھیں۔ وقت کی پابندی پر اتنا اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ آنا ہی چھوڑ دیں۔ بچوں کو تو وقت کی پابندی ہر صورت کرنا پڑتی ہے۔ اور انہیں اپنے اسباق کے لئے دن بھر مدرسے میں ٹھیرنا پڑتا ہے۔ لیکن بالغ کی دلچسپی اور حوصلہ افزائی کا اگر کوئی سامان پیدا نہ ہوا۔ تو وہ فوراً چل دے گا۔ اور دوبارہ نہیں آئے گا۔ ہم اُس پر جبر نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمیں بالغوں کی کشش دلچسپی اور جاذبیت کے ایسے سامان پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ مرکز میں خوشی خوشی آئیں۔ اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں۔

(۴) انہیں ہماری کسی بات سے یہ کبھی محسوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اُن پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ اِس لئے گفتگو میں مربیانہ انداز اختیار کرنے اور سخت اور درشت جملوں سے پرہیز لازم ہے۔ عام طور پر اس قسم کے جملے استعمال نہ کرو۔ "تم غلط کہتے ہو"۔ یا "تم نے غلطی کی ہے"۔ صرف غلطی کی درستی کرو۔

(۵) اگر بعض بالغوں کی ترقی کی رفتار سُست ہے۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو۔ جلدی نہ کرو۔ اور اپنے مزاج میں برہمی پیدا نہ ہونے دو۔

(۶) جب تمہارا شاگرد پڑھنے سے اُکتا جائے۔ تو اس سے لکھواؤ۔ یا کسی دوسرے بالغ کو پڑھواؤ۔ اس کا شوق کم ہونے سے پہلے ہی سبق بند کردو۔ اگر وہ اپنی قدرتی رفتار کے مطابق تعلیم حاصل کرے گا۔ تو اُس کا شوق روز بروز بڑھے گا۔ اور وہ دوسروں سے کہے گا۔ کہ یہ کام تو بہت آسان ہے۔

(۷) ہر روز کوئی دلچسپ کہانی - یا نظم - یا کوئی واقعہ کسی اخبار یا کتاب سے پڑھ کر سناؤ۔ بالغوں کو مِل جُل کر کسی نظم یا دُعا پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اگر وہ چاہیں۔ تو تعلیم شروع کرنے سے پہلے وہ نظم مل کر پڑھیں۔

(۸) پڑھائی کی رفتار افراد کی ذاتی استعداد کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو۔ بالغوں کو فرداً فرداً پڑھانا چاہیئے۔ اور جہاں ایک گروہ کو ایک وقت میں سبق دینا ممکن ہو۔ ان کی جانچ الگ الگ کرنا ضروری ہے۔

(۹) پڑھانے کے کئی طریقے ہیں:۔

(۱) جوڑ بناؤ۔

(۲) کہانی سناؤ۔

(۳) صرف آواز سکھاؤ۔

(۴) دیکھو اور بولو وغیرہ وغیرہ۔

پہلے طریقے کو "طریق ہجا، یا تہجی"۔ دوسرے کو "کہانیوں کا طریقہ"۔ تیسرے کو "طریق الصوت" اور چوتھے کو طریق "بین دگو" بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ ان طریقوں کی تفصیل نہیں دی جا سکتی۔ اس کے لئے مدرس کو دوسری کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ البتہ چند ضروری باتیں توجہ طلب ہیں۔ موجودہ ماہران تعلیم طریق ہجا، کو مشکل اور غیر دلچسپ سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ باقی طریقے وقت کم لیتے ہیں۔ اور فائدہ زیادہ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ قدرتی ہیں۔ اور غیر ضروری الجھنوں سے پاک ہیں۔ ہمارے مدرسوں میں قریب قریب سب جگہ پہلا ہی طریقہ رائج ہے۔ اس میں پہلے الگ الگ حرفوں کے ناموں اور شکلوں کی پہچان کرائی جاتی ہے۔ بعد میں ان کو ملا کر الفاظ اور جملے بنوائے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بچوں کے لئے مفید ہو یا نہ ہو۔ مگر بالغوں کے لئے چنداں سودمند نہیں۔ کہانیوں کے طریقے میں کسی اخلاقی یا دلچسپ حکایت کو ذریعہ تعلیم قرار دے کر اس کو چند اسباق میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ ہر ایک سبق سات آٹھ چھوٹے جملوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان جملوں کے الفاظ اور حروف کی طریق صوت سے پہچان کرائی جاتی ہے۔ اور چونکہ وہ الفاظ بار بار استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی شکل اور آواز ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ "صوتی طریقے" میں حرفوں کے نام لے کر ہجے کرنے کی بجائے صرف ان کی آواز سکھا کر لفظ کا تلفظ کر دیا جاتا ہے۔ کہانیوں کا طریقہ دراصل کسی خاص طریقے کا نام نہیں۔ صرف بے جوڑ جملوں کی بجائے مبتدیوں کی دلچسپی کے لئے ایک مربوط اور مسلسل کہانی پڑھائی جاتی ہے جس کے الفاظ کو طریق "بین دگو" اور "طریق صوت" سے سکھایا جاتا ہے۔ "طریق بین دگو" میں چند جملوں یا لفظوں کو بار بار دکھا اور کہلوا کر مبتدی سے طریق صوت کے ذریعے ان کی شناخت کرائی جاتی ہے۔ طریق تہجی اور طریق صوت دونو ترکیبی ہیں۔ یعنی حروف سے جملوں کی طرف جاتے ہیں۔ اور "دیکھو اور بولو" کا طریقہ "تحلیلی" یعنی جملوں

سے حروف کی طرف چلتا ہے۔ غرضیکہ خواہ حروف سے جملوں کی طرف چلیں یا جملوں سے حروف کی طرف جائیں۔ طریق صوت یعنی حروف کی آواز سکھانے کے طریق کو ضرور استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اکثر استادوں کا خیال ہے۔ کہ بالغوں کی تعلیم کسی کہانی یا چند مخصوص جملوں سے شروع کرنا۔ جس میں طریق صوت سے خاص خاص اور ضروری حروف کی شناخت حاصل ہو۔ زیادہ مفید ہے۔ ریاست میں تعلیم بالغاں کا موجودہ قاعدہ اسی طریق پر لکھا گیا ہے۔

لکھائی کا طریقہ جو بچوں کے لئے رائج ہے۔ وہ بالغوں کے لئے زیادہ موزوں نہیں۔ ان کے لئے کاغذوں۔ تختیوں یا سلیٹوں کا حاصل کرنا۔ روشنائی اور دواتوں کا بہم پہنچانا بجائے خود ایک مشکل امر ہے۔ پھر قلم کا بنانا۔ اس کو صحیح طریقہ سے پکڑنا اور استعمال کرنا بھی آسانی سے نہیں آتا۔ بالغوں کے ہاتھ اور انگلیوں میں اتنی لچک نہیں ہوتی جس قدر بچوں کے ہاتھ اور انگلیوں میں۔ اس لئے ان کو لکھنا سکھانے میں خاص کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان مشکلات کو یوں حل کیا جا سکتا ہے۔ کہ بالغوں کو پہلے ہوا میں انگشت شہادت (انگوٹھے کے پاس کی انگلی) سے حروف کی شکلوں کا تصور دلایا جائے۔ بعد میں اسی انگلی سے یا ٹھیکری یا تنکے اور لکڑی کے ٹکڑے سے مٹی یا ریت پر لکھنا نہایت جلدی اور آسانی کے ساتھ سکھایا جا سکتا ہے۔ تختہ سیاہ پر چاک سے اور سلیٹوں پر پنسل سے لکھوانا بھی مناسب ثابت ہوا ہے۔ جب مٹی اور ریت پر اچھی طرح لکھنا آ جائے۔ تو پھر قلم یا پنسل سے لکھوانا چنداں مشکل نہیں ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بالغ خود قلم سے لکھنے کا شوق ظاہر کریں۔ جو استاد لکھائی کا سامان نہ ہونے کا عذر لے کر اس کام کو ملتوی یا نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ مٹی یا ریت سے لکھائی سکھانے کا کام بخوبی لے سکتے ہیں۔

بہرحال خواہ کوئی طریقہ بھی استعمال کیا جائے۔ کامیابی کا دارومدار مدرس کی ذاتی محنت اور کوشش پر موقوف ہے۔ ذاتی تجربے کی بناء پر جو طریقہ اسے زیادہ مفید زیادہ آسان اور زیادہ جلد کامیاب بنانے والا ثابت ہو۔ وہ اسی پر عمل کرے۔

۳- تعلیم بالغاں کا نصاب

(الف) اردو - ہندی - گورمکھی یا بودھی زبان میں آسان عبارت معنی سمجھ کر پڑھنا۔

(ب) آسان عبارت میں خط لکھنا۔

(ج) حساب کے چار مرکب قاعدوں کا استعمال (روپے - آنے - پیسے) (رقوم سو سے زیادہ نہ ہوں اور سوال آسان ہوں)

(د) عام امور سے واقفیت جن کا تعلق گاؤں اور شہر کی زندگی سے ہو۔ ان کے بارے میں مدرسین کو حسب ہدایات محکمہ بالغوں سے بات چیت کرنا اور کتابیں پڑھ کر سُنانا چاہیئے۔

۴- بالغوں کے لئے کتابیں

بالغوں کے لئے جو کتابیں انتخاب کی جائیں۔ یا تیار کرائی جائیں - ان میں مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) ان کی استعداد کے مطابق ہوں۔

(۲) ایسے مفید مضامین پر مشتمل ہوں۔ جو اُن کے شوق اور دلچسپی کو ابھاریں۔

(۳) زبان آسان اور عام فہم ہو۔

(۴) فقرے چھوٹے چھوٹے ہوں۔

(۵) چھپائی موٹے موٹے حروف میں ہو - اور سطروں کے درمیان کافی فاصلہ ہو۔

(۶) اچھی کتاب کی ایک پہچان یہ بھی ہے - کہ ایک نیم خواندہ آدمی بھی اس کو پسند کرے۔

۵۔ لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے وسائل

ان پڑھ آدمی کو قدرتاً اپنی ناکامی کا بہت ڈر ہوتا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ دوسرے اس کو بیوقوف سمجھیں۔ اس کے دل سے کمزوری کا یہ احساس دُور کرنے کے لئے ایسے اسباق اور مشاغل بہم پہنچانے چاہئیں۔ جو دلچسپ، مفید۔ اور اس کے نجی کاروبار سے متعلق ہوں۔ اور جن کو آسانی اور شوق سے سیکھ کر اس کے دل میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ ایسے کاموں اور مضامین کی چند ایک مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں اگر وہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان اغراض و مقاصد کو پورا کرتا جائے۔ تو اس کو اپنی تعلیم کے عمل میں صحیح دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ شروع سے ہی یہ بات اس کے دل میں بٹھانی چاہیئے۔ کہ تعلیم سے اس کو یہ فاید سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(الف) عملی فائدے:۔ (۱) دوستوں اور رشتہ داروں کے خطوط پڑھنا اور ان کے جواب لکھنا۔

(۲) اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نام لکھنا۔

(۳) زراعت۔ مویشیوں کی پرورش۔ گھریلو دستکاریوں۔ صنعت و حرفت۔ خرید و فروخت حفظانِ صحت وغیرہ کے بہتر طریقے معلوم کرنا۔

(۴) رہن اور بیع۔ مالیہ۔ لگان۔ لین دین اور اقرار ناموں کے کاغذات کو پڑھ کر۔ اور سمجھ کر ان پر دستخط کرنا۔ تاکہ دوسروں کے دھوکے اور فریب میں نہ آسکے۔

(۵) زیادہ روپیہ کمانا۔ اور اسے سلیقے اور کفایت شعاری سے خرچ کرنا۔

(ب) علمی فائدے:۔ (۱) مذہبی پیشواؤں۔ بہادروں۔ بادشاہوں۔ اور مشہور و معروف آدمیوں کے کارنامے۔ ڈراموں نظموں۔ اور کہانیوں کی شکل میں پڑھنا۔

(۲) اچھے اچھے اخبار و رسائل پڑھنا۔ اور خود کو اپنے ملک اور دُنیا کے دیگر ملکوں کے موجودہ حالات اور واقعات سے باخبر رکھنا۔

(۳) خودداری اور عزت نفس کے جذبے کو اُبھارنا۔ اگر تعلیم بالغاں کے ذریعے ایک خواندہ بالغ کی معلومات میں اضافہ ہو۔ اور وہ دُنیا کے حالات اور اپنا بُرا بھلا سمجھنے لگے۔ تو اس کی نظروں میں اور دوسروں کی نظروں میں اس کی عزت بڑھ جائے گی۔

(ج) شہریت کی تربیت:۔ (۱) انتخابات میں اپنے رائے دینے کے حق کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی اہلیت پیدا کرنا۔ اور ان ضروری باتوں اور فرائض سے باخبر ہونا۔ جو ایک اچھے شہری پر عائد ہوتے ہیں

(۲) اپنے شہر قصبہ یا گاؤں کی صفائی اور عام بہتری کی کوشش میں شریک ہونا۔
(۳) دوسرے ان پڑھوں کو خواندہ بنا کر وطن کی خدمت کرنا۔
(۵) مذہبی اغراض:- (۱) مذہب کی اچھی اچھی کتابیں پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہونا۔
(۲) دوسرے مذاہب سے رواداری کا سلوک کرنا۔
(۳) تمام انسانوں سے محبت اور انصاف کا برتاؤ کرنا۔
(۴) خدا کی عبادت خلوص اور سچے دل سے کرنا۔

ہم ان کو دنیا کی مشہور کتابوں کے نام بتا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ معلومات کے بیش بہا خزانے ان میں بھرے پڑے ہیں۔ پڑھنا سیکھو۔ اور انہیں پڑھ کر فائدہ حاصل کرو۔ یا ان میں سے بعض حصے یا عبارتیں پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔ تاکہ ان کے دل میں انہیں پڑھنے کی تحریک پیدا ہو۔

۶- دیہات میں تعلیم بالغاں جاری کرنا

شہروں میں مدرسوں کی کثرت ہوتی ہے۔ پڑھنے پڑھانے کا چرچا عام ہوتا ہے واقفیت عامہ کے ذرائع و وسائل مقابلتاً بہتر ہوتے ہیں۔ لوگ زیادہ تر دکاندار یا ملازم پیشہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آبادی کا خاصہ حصہ خواندہ ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے دیہات میں نوے فیصدی سے زیادہ ان پڑھ ہیں۔ اس لئے تعلیم بالغاں کو گاؤں میں کامیاب بنانا از حد ضروری ہے۔

گاؤں والے کئی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ افلاس کھیتی باڑی کے کام کا بار اپنے حقوق و فرائض سے بے خبری۔ بیماری۔ غلاظت غذا کی قلت وغیرہ اس پر جہالت اور قرضے کی زیادتی ان کی زندگی کو کٹھن اور اجیرن بنا دیتے ہیں۔ اور ان پر مایوسی اور افسردگی طاری ہو جاتی ہے۔ کسی نئی اور مفید تحریک پر ان کو راغب کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن وہ اتنے بےحس بھی نہیں ہوتے۔ کہ سچی ہمدردی اور خیر خواہی کو ٹھکرا دیں۔ اگر ہمارا طریقِ عمل اور طرز تعلیم خلوص غمخواری اور حقیقی دلسوزی پر مبنی ہوگا۔ تو وہ ضرور اس کی قدر کریں گے۔ اس بارے میں امور ذیل مفید ہو سکتے ہیں۔

(۱) پروپیگنڈا:- گاؤں میں تعلیم کا پرچار کرنے سے پہلے وہاں کے ذی اثر اور بارسوخ لوگوں کا اعتماد اور تعاون حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ اگر وہ کسی قسم کی امداد نہ دیں۔ تو کم از کم مخالفت

بھی نہ کریں۔ اور تعلیم بالغاں کے راستے میں روڑے نہ اٹکائیں۔ اور اگر وہ کوئی خاص مشکلات پیش کریں۔ تو ان پر غور کیا جا سکے۔ اس لئے سب سے پہلے گاؤں کے ذیلدار۔ نمبردار۔ پٹواری۔ دکاندار۔ مولوی۔ پنڈت اور دوسرے ذی عزت لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہیئے۔ اور ایک قسم کی چھوٹی سی سوسائٹی بنا لینی چاہیئے۔ جو اہل دیہہ کو تعلیم پر راغب کرے۔ اور دیگر ضروریات کی کفیل بھی بن جائے۔ لوگوں کو وقتاً فوقتاً جمع کر کے تعلیم کے فوائد سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ مدرسے کے لڑکوں اور استادوں سے اس کام میں ہر طرح کی امداد حاصل کی جائے۔ ڈراموں۔ دعاؤں۔ بھجن منڈلیوں۔ لیکچروں۔ سکاؤٹ کیمپوں کے ذریعے تعلیمی پروپاگنڈا جاری رکھا جائے۔ مقامی میلوں۔ تہواروں اور بڑے بڑے آدمیوں اور حکام کی آمد سے فائدہ اٹھا کر تحریک کو مشتہر کیا جائے۔ ایسے موقعوں پر مجمع کے روبرو چند بالغوں کو اگر محض نام لکھنا ہی سکھا دیا جائے۔ تو وہ فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔

مدرس اگر اس گاؤں کا باشندہ نہیں۔ تو اس کے لئے اور بھی ضروری ہے۔ کہ وہ گاؤں والوں سے اپنے تعلقات قائم کرے۔ اور کم از کم تین چار آدمیوں کو اپنا دوست بنا کر ان کے تعاون سے کام چلائے۔ یہاں تک کہ گاؤں والوں کو پختہ یقین ہو جائے۔ کہ مدرس ان کا سچا خیر خواہ ہے۔ جونہی یہ جذبہ پیدا ہو گیا۔ مدرسہ کی کامیابی یقینی ہے۔

(۲) **پارٹی بازی سے گریز**:۔ گاؤں والے باہم لڑتے جھگڑتے بھی رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر مقدمے بھی چلاتے ہیں۔ مدرس کو ایسی حالت میں بالکل غیر جانبدار رہنا ضروری ہے۔

(۳) **مددگار استادوں کی تلاش**:۔ تمام گاؤں کی آبادی کو خواندہ بنانا ایک مدرس کا کام نہیں۔ اس لئے اسکو چاہیئے۔ کہ اپنے مددگار تلاش کرے۔ جو ایسے گاؤں سے ہی مل جائیں گے۔ وہ یہ ہیں۔

(الف) نو آموز۔ جو کچھ خود پڑھیں۔ وہ دوسروں کو سکھائیں۔

(ب) گاؤں کے خواندہ اشخاص۔

(ج) مدرسے کے لڑکے۔

(د) تعلیم یافتہ ملازم یا دیگر اشخاص۔

(۴) **مرکز تعلیم کو دلکش بنانا**:۔ استاد بالغوں کے مرکز کو محض لکھنا پڑھنا سکھانے کی جگہ نہ سمجھے۔ اسے چاہیئے کہ اسے ایک سوشل کلب کی حیثیت دے جہاں گاؤں والے آسانی کے ساتھ آ جا سکیں۔ دل کھول کر باتیں کر سکیں بے تکلفی سے انہیں سمجھیں۔ اور حسب منشاء لکھنے پڑھنے کا کام کر سکیں۔ اگر ان کے ساتھ بچوں کا سا سلوک ہوگا۔ تو وہ بددل ہو جائیں گے۔ بھجن۔ گانے۔ نعتیں پڑھنے۔ قصہ کہانی سنانے اور دیگر دلچسپ مشاغل کی ممانعت نہیں ہونی چاہیئے۔ بالغوں میں بعض ایسے ہونگے۔ جنہیں کوئی نہ کوئی اچھی اور مفید دستکاری آتی ہوگی۔ کوئی خوش آواز ہوگا

اور گنگنے بجانے کا دلدادہ کوئی قصہ خوانی اور کہانیاں سننے کا۔ یا ڈراموں۔ نقلوں۔ پہیلیوں اور کھیل تماشوں کا شوقین ہوگا۔ کوئی مختلف انسانی اور حیوانی بیماریوں کے آسان۔ کم قیمت اور مجرب نسخوں سے واقف۔ ایسے تمام آدمی مرکز کی دلچسپی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ اوصاف خود مدرس کے اپنے اندر موجود ہیں۔ تو کیا ہی کہنا ہے ورنہ اسے گاؤں کے دیگر مدرسین سے جو یہ باتیں جانتے ہوں۔ کام لے۔ پڑوس میں اگر کہیں سکاوٹ کیمپ لگا ہوا ہو۔ تو سکاؤٹوں کے ڈراموں۔ دلچسپ کاموں۔ اور جادو کی لالٹین کے تماشوں سے مرکز کی رونق اور بالغوں کا شوق زیادہ کرے۔

۵۔ تعلیم کا وقت:۔ تعلیم کے لئے ایسا وقت مقرر کیا جائے۔ جو بالغوں کے لئے آرام دہ ہو۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ رات کے وقت ہی پڑھایا جائے۔ اس بارے میں مقامی حالات اور ضروریات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ممکن ہے۔ مختلف موسموں میں مختلف وقت مناسب ہوں۔

۶۔ حکام سے شکائت:۔ بعض مدرس حکام سے شکائت کر کے اہل دیہہ کو تعلیم پر راغب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ طریقہ اکثر نقصان دینے والا ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ خود مدرس کے لئے بھی ضرر رساں ہوتا ہے۔ حکام کے تعاون سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ لیکن اس کا اسلوب شکایت کی بجائے ترغیب و تحریص ہونا چاہیئے۔

۷۔ بالغوں کے کُتب خانے

سب سے آخری مگر ضروری بات بالغوں کے کتب خانے کا صحیح استعمال ہے بالغوں کو محض خواندہ بنانا ہی تعلیم بالغاں کا نصب العین نہیں۔ اس خواندگی کو نہ صرف برقرار رکھنا ضروری ہے۔ بلکہ اسے ہر ممکن طریقے سے ترقی دینا بھی لازمی ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کتب خانے قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں مفید اور آسان کتابیں کافی تعداد میں رکھی گئی ہیں۔

تعلیم بالغاں کا وہی معلم کامیاب سمجھا جائے گا۔ جو خواندہ بالغوں میں کتب خانوں کا استفادہ کرنے اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے۔ ورنہ معمولی نوشت و خواند تھوڑے عرصے کے بعد فراموش ہو جائے گی۔ اور بالغ پھر ان پڑھ کا ان پڑھ ہی رہیگا۔ اس لئے ہر لائبریرین کا فرض ہے۔ کہ اپنے حلقے کی مردم شماری کر کے ذیل کی فہرستیں مرتب کرے:۔

(الف) ۔ ان اشخاص کی فہرست جو بغیر امداد کتابیں پڑھ سکتے ہیں ۔

(ب) ۔ ان اشخاص کی فہرست جو کسی لکھے پڑھے آدمی کی مدد سے کتابیں پڑھ سکتے ہیں ۔

(ج) ۔ ان اشخاص کی فہرست جو ان پڑھ ہیں ۔

لائبریرین کا فرض ہوگا ۔ کہ (۱) اشخاص مندرجہ (الف) کو کتابیں مستعار دے (۲) اشخاص مندرجہ (ب) کو اپنی پاس یا کسی اور لکھے پڑھے آدمی کی نگرانی میں کتابیں پڑھانے کا انتظام کرے (۳) اشخاص مندرجہ (ج) کو کہانیاں یا اور دلچسپ مضامین پڑھ کر سنائے ۔ (۴) ان اشخاص کو جو اس کے حلقے کے مختلف مرکزوں میں سے خواندگی کا امتحان پاس کریں ۔ فہرست (ج) سے خارج کر کے فہرست (ب) میں درج کرے ۔ اور کوشش کرے ۔ کہ وہ فہرست (الف) میں درج ہونے کے قابل ہو جائیں ۔

لائبریرین کی کارگذاری کا اندازہ ذیل کے نتائج سے کیا جائیگا ۔ (۱) اس نے کتنی کتابیں مستعار دی اور واپس لی ہیں ۔ (۲) آیا جو کتابیں مستعار دی گئی ہیں ۔ وہ فی الواقعہ استعمال بھی کی گئی ہیں ۔ (۳) اس نے کتنے اشخاص کو شق (ج) سے (ب) اور (ب) سے (الف) میں منتقل ہونے کے قابل بنایا ہے ۔ (۴) اس نے ملحقہ دیہات میں کتنی مرتبہ دورہ کیا ہے ۔ اور لوگوں کو تعلیم کی ترغیب دینے کے لئے کیا کیا ہے (۵) اپنی کارگذاری کے ماہوار اور ششماہی گوشوارے افسر تعلیم بالغاں کو بھیجتا رہے ۔

۸ ۔ تعلیم بالغاں کی تنظیم

دنیا میں ہر ایک کام کے لئے قاعدے اور نظام کی ضرورت ہے ۔ کوئی تحریک تنظیم کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے تعلیم بالغان کو بھی با قاعدہ چلانا لازم ہے ۔ اس بارے میں ذیل کے امور ملحوظ رکھنے چاہئیں

الف ۔ سرکاری انتظامات :- (۱) تعلیم بالغان کی تنظیم کے لئے گورنمنٹ نے ایک افسر تعلیم بالغاں مقرر کیا ہے ۔ جن کا دفتر گرمیوں میں سرینگر اور سردیوں میں جموں رہتا ہے ۔ ان کی امداد کے لئے دونو صوبوں میں ایک ایک نائب بھی رکھا گیا ہے ۔ تعلیم بالغان کے متعلق جملہ خط وکتابت افسر تعلیم بالغاں کے دفتر سے کرنی چاہئیے ۔

(۲) گورنمنٹ کے احکام کے مطابق دونو صوبوں میں ایک ایک انجمن قائم کی گئی ہے ۔ جس کے صدر صوبے کے گورنر ہوتے ہیں ۔ ان صوبائی انجمنوں کے ماتحت ہر ایک ضلعے میں بھی ایک ایک سبھا کھولی گئی ہے ۔ جس کی صدارت افسر ضلع کرتے ہیں ۔ ہر ایک تحصیلدار کے ماتحت تحصیلوں میں بھی کمیٹیاں قائم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ کمیٹیاں تعلیم بالغاں کو منتظم اور کامیاب بنانے کیلئے مختلف تجاویز سوچتی اور ان کو عملی جامہ پہناتی ہیں ۔ بعض قصبوں میں ٹون ایریا کمیٹیاں بھی یہی فرائض انجام دیتی ہیں ۔

(۳) تعلیم بالغاں کے مراکز :- ہر ایک ثانوی مدرسے کو دو دو اور ہر ایک پرائمری اسکول مکتب اور پاٹھشالہ کو ایک ایک مرکز کھولنے کا حکم ہے۔ سوائے کسی خاص مقامی مشکل کے جو حکام مجاز کے نزدیک بھی مسلم ہو۔ کوئی تعلیمی ادارہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

محکمہ مال۔ کوآپریٹو۔ اور دیہات سدھار بھی اپنے اپنے حلقوں میں تعلیم بالغاں کے مراکز قایم کرنے اور ان کے اخراجات ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہر ایک محکمے کو حکم ہے کہ وہ اپنے اپنے ناخواندہ عملے کو خواندہ بنائے۔ اور جہاں ایسے عملے کی تعداد زیادہ ہو۔ مثلاً جیلخانہ۔ میونسپل کمیٹی۔ پولیس چوکیاں۔ ریشم گھر وغیرہ وہاں باقاعدہ مراکز قایم کرے۔

(۴) تعلیم بالغاں کا سرمایہ :- تعلیم بالغاں کے عملے کی تنخواہ کے علاوہ بالغوں کے لیے کتب خانے کھولنے درسی کتب مفت تقسیم کرنے اور بالغوں کو خواندہ بنانے والوں کو معاوضہ دینے کے لیے گورنمنٹ نے تقریباً پچاس ہزار کی رقم منظور کر رکھی ہے۔

(ب) ناخواندہ بالغوں کے اعداد و شمار :- (۱) گاؤں۔ یا قصبہ اور شہر کے جس حصے میں مرکز تعلیم واقع ہو۔ وہاں کے ناخواندہ بالغوں کے اعداد و شمار حاصل کرنا۔ اور ان کی فہرستیں مرتب کرنا۔ تاکہ کام کی اہمیت اور اس کی مشکلات کا اندازہ ہو جائے۔ اس کے بغیر کام باقاعدگی

(۲) ناخواندہ بالغوں کو مرکز پر جمع کرنا۔ رجسٹر میں ان کے نام درج کرنا اور حاضری لگانا۔

(۳) پانچویں فصل میں جن امور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کے سکھانے کا کام ایک منظم پروگرام کے تحت چلانا۔

(۴) ضروریات متعلقہ یعنی مکان۔ روشنی اور لکھنے پڑھنے کے سامان کا قبل از وقت انتظام کرنا۔

(۵) خواندہ بالغوں کو ناخواندگی کی فہرست سے خارج کرنا۔ اور ان کے لیے مقامی یا ملحقہ کتب خانے سے استفادہ کرنے یا اخبار و رسایل پڑھنے کا اہتمام کرنا۔ تاکہ وہ پڑھا ہوا بھول نہ جائیں۔ اور اپنی خواندگی میں برابر ترقی کرتے رہیں۔

(۶) خواندہ بالغوں سے باقی ناخواندہ اشخاص کو خواندہ بنانے کا کام لینا۔ اور اسطرح وہاں کی تمام ان پڑھ آبادی سے جہالت دور کرنا۔

(۷) کارگزاری۔ اور اعداد و شمار کی ماہوار رپورٹ افسر تعلیم بالغاں کو بھیجنا۔

(ج) روشنی کا انتظام :- سرینگر اور جموں میں روشنی کا انتظام میونسپل کمیٹیوں نے اپنے ذمہ لیا ہے جن قصبوں میں ٹون ایریا کمیٹی ہے۔ وہاں یہ کام اس کے سپرد ہے۔ محکمہ مال۔ دیہات سدھار۔ اور کوآپریٹو اپنے اپنے مراکز میں روشنی کا انتظام خود کرتے ہیں۔

جن استادوں اور کارکنوں کو مرکز چلانے میں بعض مالی مشکلات سدِ راہ ہوں۔ وہ محکمہ کوآپریٹو سے کافی مدد لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ان کے ایک آسان سے قاعدے کی پابندی کر لیں۔ یعنی کم از کم

دس بالغوں کی ایک سوسائٹی بنا کر اس کو رجسٹر کرا لیں۔ ممبروں کو فی کس موازی ایک آنہ چندہ داخلہ دینا ہوگا۔ اور ہر ایک کو یہ شرط لکھ کر دینا ہوگی۔ کہ اگر میں تعلیم حاصل نہیں کروں گا۔ تو سوسائٹی کی سزا کا مستوجب ہوں گا۔ جو زیادہ سے زیادہ دس روپے ہے۔ یہ سرکار کی طرف سے سزا کے جرمانہ نہیں۔ بلکہ بطور ڈنڈ یا تاوان کے سوسائٹی کو ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ بالغ ہر ممکن طریق سے لکھنا پڑھنا سیکھیں۔

دیہات میں روشنی کا انتظام لوگ خود کریں۔ یا محکمہ مال اور دیگر افسروں کے اثر و رسوخ کو عمل میں لا کر جیسا کہ ضروری ہو انتظام کرایا جائے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ اس بارے میں اپنی مدد آپ کرو کے اصول پر عمل کیا جائے۔

(۵) **بالغوں کا امتحان**:۔ جب بالغ مقررہ نصاب جس کی کم سے کم میعاد تین ماہ ہے۔ ختم کر لیں تو ذیل کے افسران مجاز میں سے کسی ایک سے ان کا امتحان کرایا جائے۔ پاس شدہ بالغوں کی مجوزہ فارم پر دو فہرستیں بنا کر ایک افسر تعلیم بالغاں یا ان کے اسسٹنٹ کے پاس جموں۔ یا سرینگر بھیج دی جائے۔ دوسری کارکن اپنے پاس موجود رکھے۔ تمام اندراجات واضح اور خوشخط ہوں ممتحن و کارکن کا نام۔ عہدہ۔ اور پورا پتہ اور مقامی ڈاک خانہ وضاحت سے لکھا جائے۔

(۱) افسران محکمہ تعلیم جن کا عہدہ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سے کم نہ ہو۔

(۲) افسران محکمہ مال جن کا عہدہ نائب تحصیلدار سے کم نہ ہو۔

(۳) افسران محکمہ کوآپریٹو اور دیہات سدھار جن کا عہدہ انسپکٹر سے کم نہ ہو۔

(۴) ڈی۔ ایف۔ او۔ جنگلات۔

(۶) **بالغوں کو خواندہ بنانے کا معاوضہ**:۔ ہدایات مندرجہ ضوابط کے مطابق جو کارکن خواندہ بالغوں کی فہرست افسر تعلیم بالغاں کے دفتر میں ارسال کرے گا۔ اس کو فی بالغ سال کی منظور شدہ شرح کے مطابق معاوضہ ملے گا۔ جس کی مجموعی رقم سرکاری ملازم کے لئے بیس اور غیر سرکاری کارگزار کے لئے تیس روپے تک مقرر ہے۔ ہر سال بھادوں کے آخر تک تمام ایسی فہرستیں سررشتہ میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ معاوضہ وقت پر بہ آمد و ادا کرنے کا انتظام ہو سکے۔ معاوضے کی رقوم بالعموم اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس اور انسپکٹرس زنانہ مدارس کے ذریعے تقسیم کرائی جاتی ہیں۔ جن کو معاوضے کی رقم نہ پہنچے۔ انہیں افسر تعلیم بالغاں (جموں یا سرینگر) سے رجوع کرنا چاہیئے۔

(۷) **سندات خواندگی و کارگزاری**:۔ امتحان پاس کرنے والے بالغوں اور تعلیم بالغاں کے سرگرم کارکنوں کو سندات عطا کی جاتی ہیں۔ جنکے حصول کے لئے افسر تعلیم بالغاں سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

٩۔ اُستاد

جو امور تعلیم بالغاں کے متعلق اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ بالغوں کے معلّم کو کیسا ہونا چاہیئے۔ یہاں اس کے اوصاف گنانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس قدر کہنا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے دل میں ملک و قوم کی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرے سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ کو زمینداروں۔ کسانوں۔ اور مزدوروں سے اعلےٰ نہ سمجھے۔ اور برتری کی بجائے ان سے محبت۔ رواداری اور مساوات کا سلوک کرے۔ اگر وہ صحیح معنوں میں اسی ایک جذبے پر عمل پیرا ہو۔ تو ضرور کامیاب ہوگا۔